حصّہ اول

(Part - 1)

01 ۔ تجوید اور اس کی اہمیت

01.1 **تجوید:** (rules of recitation)

حروف کو ان کے مخارج سے ادا کر کے پڑھنا یعنی ہر حرف کا حق ادا کرنا تجوید ہے۔ اسے قراءت بھی کہا جاتا ہے۔ خوش الحانی بے شک اچھی چیز ہے لیکن صحتِ تلفظ در اصل قراءت ہے۔ اِس علم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ پڑھنے والا قرآن مجید کی تلاوت میں غلطیوں سے بچے، اور اسے مکمل درستگی کے ساتھ پڑھے۔

01.2 **رفتار:** (pace)

تلاوت، یعنی قرآن پڑھنے کی تین رفتاریں ہیں۔ آہستہ، اوسط اور تیز۔ جب قاری قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھے (جیسا کہ ریڈیو اور ٹی وی پر یا کسی محفلِ حسن قراءت میں قرآن پڑھا جاتا ہے) تو ایسی رفتار کو اصطلاحاً **"ترتیل"** کہتے ہیں۔ اگر تلاوت میں اوسط رفتار اختیار کی جائے (جیسا کہ بالجہر فرض نمازوں میں امام قرآن پڑھتا ہے) تو یہ رفتار **"تدویر"** کہلاتی ہے۔ اور جب نسبتاً قرآن کی تیز قراءت کی جائے (جیسا کہ نمازِ تراویح میں حفاظ کرام قرآن سناتے ہیں) تو ایسی رفتار کو **"حدر"** کہتے ہیں۔ لیکن ہر صورت میں قراءت کے اصول و قواعد کی پابندی نہایت لازمی ہے۔

ان تینوں رفتاروں کی عملی مثالیں آڈیو ریکارڈ کی صورت میں بھی شامل کی گئی ہیں۔ ساتھ ہی شیخ قاری حضرات کا ان تینوں رفتاروں پر ان کے مکمل کنٹرول کا ایک عددی جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ تلاوت کے عملی مظاہروں کی ویڈیوز اور اس کے عددی جائزے کے لیے مین ویب پیج پر دیئے گئے لنک کو click کریں۔

Siddiqui Publications

01.3 تلاوت میں غلطیاں: (reading errors)

تلاوت میں اگر کوئی ایسی غلطی صادر ہو جس سے معنی کچھ کے کچھ ہو جائیں۔ اس کو لحنِ جلی یا بڑی غلطی کہتے ہیں۔ جب کہ پڑھنے کی ایسی غلطی جس سے معنی تو نہ بدلیں لیکن قرآن کی رونق اور فصاحت میں فرق آجائے تو اس کو لحنِ خفی یا چھوٹی غلطی کہتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت میں غلطیوں، بالخصوص لحنِ جلی سے بچنا نہایت ضروری ہے ۔ بلکہ لحنِ خفی کی بھی کیوں نوبت آئے۔ قرآن تو اپنی پوری صحت ہی کے ساتھ ادا کیا جانا چاہیے۔ لحنِ جلی یعنی بڑی غلطیاں عام طور سے اِعراب، مقدار اور مخارج میں غلطی کرنے سے ہوتی ہیں۔ اور بعض کے نزدیک صفات میں غلطی کرنے سے بھی۔

01.4 لحنِ جلی: (major mistakes)

01.4.1 اِعراب کی غلطی:

جس طرح اردو میں زبر زیر پیش کے فرق سے الفاظ کے معنوں میں فرق آتا ہے اسی طرح عربی میں بھی زبر زیر وغیرہ، اس کے معنوں میں فرق ڈالتے ہیں۔ چنانچہ پڑھتے وقت بے احتیاطی، بڑی غلطیوں کا باعث بن جاتی ہے۔ مثلاً:

اردو میں ملتے جلتے الفاظ:

[کَل ۔ کُل]، [اِدھر ۔ اُدھر]، [بِل ۔ بَل]

عربی میں ملتے جلتے الفاظ:

[مَنْ = کون ----- مِنْ = سے]

[اَ نْعَمْتَ = تونے انعام کیا ----- اَنْعَمْتُ = میں نے انعام کیا]

[مُصَوِّرْ = تصویر بنانے والا ----- مُصَوَّرْ = جس کی تصویر بنائی گئی]

01.4.2 مقدار کی غلطی:

دیکھیں اردو میں اگر لفظ "کَم" کے "کاف زبر" کو تھوڑا گا کر پڑھیں تو یہ "کام" بن جائے گا۔ اور جیسے لفظ "بام" کے "با" کو مختصر کر دیں، پوری طرح الف کی آواز نہ نکالیں، تو یہ لفظ "بم" بن جائے گا۔ اسی طرح عربی میں بھی ادائیگی کے وقت، حرکات کی اپنی مقررہ مقداروں میں کمی یا زیادتی کر دیں تو الفاظ کے معنی بدل جاتے ہیں۔

مثال کے طور پر:

[قُلْنَ = عورتوں نے کہا ----- قُلْنَا = ہم نے کہا]

[جَعَلْنَ = عورتوں نے بنایا ----- جَعَلْنَا = ہم نے بنایا]

[اِنَّ = بیشک ----- اِنّا = ہم نے]

[لَ = تحقیق ----- لاَ = نہیں]

01.4.3 مخارج کی غلطی:

عام طور پر اردو میں تلفظ کے وقت زیادہ احتیاط نہیں کی جاتی۔ لیکن عربی میں ہر حرف کے نکلنے کی جگہ مخصوص ہے۔ اور ادا کرتے ہوئے اس اہتمام کو ضروری بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ تلفظ کے فرق سے معنوں میں فرق لیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اردو میں ملتے جلتے الفاظ:

[منا۔ منع]، [کثرت۔ کسرت]، [حلقہ۔ ہلکا]، [نظر۔ نذر]

عربی میں ملتے جلتے الفاظ:

[عَلِیْمٌ = خوب جاننے والا ----- اَلِیْمٌ = دردناک]

[ثُمَّ = پھر ----- سُمَّ = زہر دیا گیا]

[مُحَمَّدٌ = بہت تعریف کیا گیا ----- مُھَمَّدٌ = بھوکوں مارا گیا]

[صَلُّوْا = صلاۃ بھیجو ----- سَلُّوْا = تلوار کھینچو]

Siddiqui Publications

01.4.4 صفات کی غلطی:

عربی قاعدے کے لحاظ سے ہر حرف اپنی ایک صفت رکھتا ہے۔
یہاں حرف "د" کی مثال لیتے ہیں۔ جیسے لفظ "صَمَدْ " میں اگر "د ساکن" پر اس حرف کی صفت کا خیال کیے بغیر ادا کیا جائے تو "صَمَتْ "بن جائے گا۔
دوسری مثال "ک" کی لیتے ہیں۔ جیسے لفظ "اَ كْبَرْ " کے "ک ساکن" کو درست صفت سے اظہار نہ کریں تو کچھ "اگبر "جیسا لفظ سننے میں آئے گا۔
اسی طرح جیسے "اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ"یا "صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ"کی ادائیگی میں ان کے آخری "ه" پر درست صفت کے ساتھ نہ ٹھہریں تو اَبِیْهْ ، اَبِیْ ،اور بَنِیْهْ، بَنِیْ بن جائے گا۔

ان مثالوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کو دُرست پڑھنے کے لیے تجوید کے اصول و قواعد کا جاننا کس قدر اہم ہے۔ ہم قرآن پڑھتے تو ہیں لیکن ہماری نادانی سے بڑی غلطیوں کے سبب معنی کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں۔ سوچیں کہ پھر تلاوت سے فیوض وبرکات کی کس طرح اُمید کی جاسکتی ہے۔

Siddiqui Publications